## 65683 ـ کافرہ بیوی اولاد کے سامنے شراب نوشی کرتی ہے اور طلاق کی صورت میں اولاد کو ساتھ لے جانے کا خدشہ ہے

**سوال**

میں نے ایک عیسائی عورت سے شادی کر رکھی ہے اور اس سے میرے دو بچے بھی ہیں، ایک رمضان المبارک کے مہینہ میں ایسا ہوا کہ میں افطاری کر رہا تھا کہ کھانے کے دوران میری بیوی نے شراب نوشی شروع کر دی، اور میں اسے اس سے نہ روک سکا، کیونکہ اگر میں روکنے کی کوشش کرتا تو وہ طلاق کا مطالبہ کرتی اور ہو سکتا ہے طلاق کی صورت میں بچوں کی پرورش کا حق بھی حاصل کر لیتی، اس طرح میرے لیے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم دین مشکل ہو جاتا.
میرا سوال یہ ہے کہ کیا رمضان المبارک میں جب وہ شراب نوشی کرے اور اس کے خاندان والے شراب نوشی کریں تو کیا میرے لیے ان کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے، حالانکہ میں شراب نوشی نہیں کرتا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جواب :

اگرچہ کتابی عورت ( یعنی یہودی اور عیسائی ) سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس میں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے بڑا خطرہ اولاد کے دین کا ہے کیونکہ وہ عورت اپنے خاوند کی اولاد کو دین اسلام سے دور لے جانے کی کوشش کریگی، اور خاص کر جب وہ غیر مسلم ملک میں بستی ہو تو قانون بھی اس کے ساتھ ہے.

جب بچے ماں کو شراب نوشی کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ اولاد کو کیسے مطمئن کر سکتے ہیں کہ شرام نوشی حرام ہے!!

اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کتابی عورت سے شادی کرے تو وہ اسے شراب نوشی سے روکے گا، اور خنزیز کا گوشت کھانے سے بھی منع کرےگا، شافعی اور حنبلی حضرات کے جمہور فقھاء کا مسلک یہی ہے، اور احناف کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے.

احناف کی کتاب: البحر الرائق " میں بعض احناف سے منقول ہے کہ:

" مسلمان خاوند کو حق حاصل ہے وہ اپنی ذمی بیوی کو شراب نوشی سے بالکل اسی طرح روکےگا جس طرح وہ اپنی

مسلمان بیوی کو پیاز اور لہسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہو تو وہ مسلمان بیوی کو ایسا کرنے سے روک سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر مخفی نہیں " انتہی

دیکھیں: البحر الرائق ( 3 / 111 ).

اور شافعیہ کی کتاب " مغنی المحتاج " میں درج ہے:

" نان و نفقہ اور تقسیم و طلاق کے مسائل میں منکوحہ کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بھحیض و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: مغنی المحتاج ( 4 / 314 ).

اور حنابلہ کی کتاب " الانصاف " میں درج ہے:

" ذمی عورت کو نشہ آور اشیاء اور نشہ کرنے سے روکا جائیگا، صحیح مسلك یہی ہے کہ جب نشہ آور نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا جائیگا ( امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے ) اور امام احمد سے ایك روایت میں ہے کہ: اسے مطلقا روکا جائیگا.

اور الترغیب میں ہے: خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح منع کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الانصاف ( 8 / 352 ).

مالکیہ کہتے ہیں کہ:

" خاوند کو حق نہیں کہ وہ کتابی بیوی کو شراب نوشی کرنے اور خنزیر کھانے سے روکے "

دیکھیں: التاج و الاکلیل ( 5 / 134 ).

اگر آپ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے شراب نوشی کرنے سے نہیں روك سکتے جیسا کہ آپ نے بیانکیا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کر دے اور اولاد کو لے کر چلتی بنے، تو اس صورت میں آپ کو اپنی بیوی پر واضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت اور حسن سلوك کا تقاضہ اور خاوند بیوی کے مابین بہتر اور اچھے تعلقات یہی ہو سکتے ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو.

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتکب ہو رہے ہوں تو آپ

ان كے ساتھ مت بيٹھيں، بلكہ وہاں سے اٹھ جائيں، اس برائى سے انكار كا ايك طريقہ يہ بھى ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يقينا تم پر كتاب قرآن مجيد ميں يہ نازل كيا گيا ہے كہ جب تم اللہ تعالى كى آيات كے ساتھ كفر ہوتا سنو اور ان سے استہزاء و مذاق ہوتا ہوا سنو تو ان كے ساتھ اس وقت تك مت بيٹھو جب تك كہ وہ كسى اور بات ميں مشغول نہ ہو جائيں، اگر تم بيٹھو گے تو پھر تم بھى انہيں جيسو ہوگے، يقينا اللہ تعالى منافقوں اور كافروں كو اكٹھے جہنم ميں جمع كرنے والا ہے النساء ( 140 ).

جو شخص ہاتھ سے برائى كو نہ روك سكتا ہو اس كے ليے قاعدہ اور اصول يہى ہے كہ اگر استطاعت ركھتا ہو تو وہ اس جگہ سے اٹھ جائے وگرنہ وہ بھى گناہ ميں مجرم كے ساتھ برابر كا شريك ہوگا.

آپ كو صبر و تحمل سے كام لينا چاہيے، اور اس بيوى كو دين اسلام كى دعوت كى ہر ممكن كوشش كريں، اور اپنے اخلاق و اعمال كے ساتھ اس كے ہاں دين اسلام كى محبت پيدا كريں.

ہم آپ كو نصيحت كرتے ہيں كہ اس كى ہدايت كے ليے زيادہ سے زيادہ دعا كريں، كيونكہ دعا بہت عظيم ہتھيار ہے، ہو سكتا ہے اللہ سبحانہ و تعالى اسے اور اس كے خاندان والوں كو آپ كے ہاتھ پر ہدايت نصيب فرما دے.

واللہ اعلم